نماز میں
ہاتھ ناف کے
نیچے باندھنا

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا
محمد امین صفدر
اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضرت ﷺ سے جس طرح قرآن پاک لفظی تواتر کے ساتھ ثابت ہے، اسی طرح آپؐ سے نماز عملی تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ مسلمان ہر ملک میں ہر گھر میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح متواتر قرآن کے خلاف بعض شاذ قرأتیں کتابوں میں ملتی ہیں۔ مگر ان کو آج تک مسلمانوں نے تلاوت قرآن میں شامل نہیں کیا۔ اسی طرح اس متواتر عملی نماز کے خلاف بھی بعض شاذ روایات کتابوں میں ملتی ہیں مگر ان کو اہل اسلام نے اپنی متواتر نماز میں داخل نہیں کیا۔

مثلاً: قرآن پاک میں سب مسلمان یہ آیت پڑھتے ہیں ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ٥ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ٥ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ٥﴾ (اللیل ا تا ۳) مگر بخاری شریف میں قرأت یوں ہے۔ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ٥ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ٥ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ٥ (بخاری ۲/۷۳۷) اب تمام مسلمان اسی متواتر قراءت کی تلاوت کرتے ہیں۔

اس ملک میں جس طرح قرآن پاک حنفی لے کر آئے اسی طرح حضورؐ کی نماز بھی احناف کے ذریعہ یہاں پہنچی، اس ملک میں قرآن پاک قاری عاصم کوفی کی قرأت اور قاری حفص کوفی کی روایت کے مطابق پہنچا تو نماز بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کوفی کی تدوین کے مطابق پہنچی اب کوئی شاذ قرأتوں کے اختلاف سے اس قرآن پاک کے بارے میں وسوسے ڈالنے لگے اور اس قرآن کو کوفی قرآن کہہ کر اس کا انکار کرے تو یہ کوئی دینی خدمت نہیں ہوگی۔ اسی طرح بعض شاذ متروک اور مرجوح روایات کی بنا پر اس متواتر نماز کے خلاف وسوسے ڈالے اور اس کو کوفی نماز کہہ کر غلط قرار دے تو یہ دین دشمنی ہے۔

اس ملک میں کافروں کو مسلمان احناف نے کیا اور ان کو نماز سکھائی تو سب لوگ ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے، بارہ سو سال کے طویل عرصہ میں کبھی

یہ آواز نہیں اٹھی کہ نماز کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے اس بارہ سو سال کے طویل عرصہ میں یہاں کے علماء اولیاء اللہ اور عوام حج اور تعلیم کے لیے حرمین شریفین کا سفر کرتے رہے مگر وہاں بھی کسی عالم نے ان کو یہ نہ کہا کہ تم خلاف سنت نماز پڑھتے ہو، پوری تاریخ اسلام میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ملتا۔

۱۲۹۰ھ میں نہ مکہ مکرمہ میں نہ مدینہ منورہ میں نہ کسی اسلامی سلطنت میں بلکہ ملکہ وکٹوریہ کے دور میں ہندوستان میں مولوی محمد حسین بٹالوی وکیل اہل حدیث ہند نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس متواتر عملی نماز کے خلاف آواز اٹھائی کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے، یہ اشتہار شہر شہر قریہ قریہ پھیلایا گیا، اس اشتہار نے حکومت برطانیہ کی لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو عملی جامہ پہنایا۔ اور برصغیر کی ہر مسجد اور ہر گھر کو میدان جنگ بنا کر رکھ دیا۔ قرآنی حکم ﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ...﴾ کو پس پشت ڈال کر مسلمانوں میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائی۔ حکومت برطانیہ کی تعریف اور اکابر اسلام پر سب وشتم کر کے لعن آخر ھذہ الامۃ اولھا کا غلغلہ بلند کیا۔

اب فطری بات تھی کہ اس متواتر نماز کے خلاف ان کے پاس کون سی متواتر دلیل تھی۔ ان سے سوال ہوا کہ سینے پر ہمیشہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کی کوئی متواتر دلیل آپ حضرات کے پاس ہے تو مولوی ثناء اللہ نے کہا۔

پہلی دلیل

قرآن پاک کی یہ آیت ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ نماز پڑھو اور سینے پر ہاتھ باندھو (فتاویٰ علمائے حدیث ۳/۹۵) اندازہ لگائیے کہ متواتر نماز کے خلاف قرآن کے غلط ترجمہ میں بعض روافض کی تقلید کی گئی۔ جبکہ احادیث صحیحہ میں وانحر کی تفسیر قربانی کرنے سے آئی ہے۔ تو کہنے لگے ہم سینوں کے موافق اس آیت کی تفسیر قربانی سے بھی کرتے ہیں اور رافضیوں کے موافق سینے پر ہاتھ باندھنے

سے بھی تو کہا گیا کہ جب اس آیت میں نماز عید اور قربانی کا ذکر ہے تو آپ بھی عید کی نماز کے بعد جب قربانی کریں تو ہاتھ سینے پر باندھ لیا کریں۔ دیکھئے متواتر نماز کے خلاف کس طرح قرآن پاک کی آیت کا غلط مطلب لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کی حفاظت فرمائیں۔

دوسری دلیل

اس متواتر نماز کے خلاف غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ نے یہ لکھا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری، مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۴۳۔ فتاویٰ علمائے حدیث ۳/۹۱) مگر افسوس کہ یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ بخاری میں حدیث ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، نہ مرزا کی یہ بات بخاری میں ہے نہ مولوی ثناء اللہ کی بات بخاری و مسلم میں ہے مرزا نے صرف بخاری پر جھوٹ بولا اور ثناء اللہ نے بخاری و مسلم دونوں پر۔

تیسری دلیل

اس متواتر نماز کے خلاف قرآن پاک بخاری اور مسلم پر جھوٹ بولنے کے بعد ایک اور دلیل تلاش کی گئی۔ ابن ماجہ، ترمذی، دار قطنی اور مسند احمد میں دو جگہ ایک حدیث حضرت ھلب سے تھی۔ کہیں یہ الفاظ تھے کہ آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، کسی میں تھا کہ ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا، مسند احمد میں ایک جگہ ھذہ علی ھذہ میں کاتب کی غلطی سے یوں ہو گیا۔ یضع ھذہ علی صدرہ یہاں صدرہ کاتب کی غلطی تھی کیونکہ مجمع الزوائد کنز العمال اور جمع الجوامع میں یہ لفظ نہیں آیا جبکہ مسند احمد کی زیادات سب ان کتابوں میں درج ہیں، دوسرے ھذہ کو کاتب نے غلطی سے صدرہ کر دیا تھا، پہلے ھذہ کو مولوی ثناء اللہ نے یدہ سے بدل دیا (فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۵۸، مسند احمد ۵/۲۲۶) اور اس طرح تحریف لفظی کر کے متواتر نماز کو غلط قرار دینے پر زور لگایا گیا۔

چوتھی دلیل

قرآن پاک کی تحریف معنوی، بخاری مسلم پر جھوٹ اور مسند احمد میں تحریف لفظی کرنے پر بھی مسئلہ ثابت نہ ہوا تو آخری سہارا صحیح ابن خزیمہ کو بنایا گیا۔ اس میں ایک حدیث حضرت وائلؓ سے ہے جس میں علیٰ صدرہ کا لفظ ہے مگر سندیوں تھی مومل بن اسماعیل، سفیان، عاصم، کلیب، وائل۔ ان میں پہلا راوی انتہائی ضعیف اس کے بعد کے تینوں راوی کوفی تھے، ان کا عقیدہ ہے کہ عراقی ہزار حدیث بھی سنا دے تو نوسو نوے تو چھوڑ ہی دے اور باقی دس میں بھی شک کر (حقیقت الفقہ ص ۱۰۱) نیز سفیان کو یہ لوگ آہستہ آمین کی حدیث میں غلط کار قرار دے چکے ہیں، اور عاصم کو ترک رفع یدین کی حدیث میں ضعیف کہہ چکے ہیں اور کلیب کو بھی ترک رفع یدین کی ایک روایت میں ضعیف کہہ چکے ہیں۔ ان چاروں راویوں میں سے ایک بھی کسی سند میں آجائے تو یہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں تو جس سند میں یہ چاروں اوپر نیچے آجائیں، وہ کیسے صحیح ہو سکتی تھی۔ آخر اس کا حل یہ تلاش کیا گیا کہ سند ہی بدل دی۔ اور حدیث سے ابن خزیمہ ۱/۲۴۳ کی سند اتار کر مسلم ۱/۱۷۳ کی سند لگا دی۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۴۴، فتاویٰ علمائے حدیث ج ۱ ص ۹۱) وہ سند یہ ہے کہ **عفان عن همام عن محمد بن جحادہ عن عبدالجبار بن وائل عن علقمة بن وائل عن ابیه** ایک متواتر نماز کو غلط قرار دینے اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا کر انگریز کو خوش کرنے کے لیے کیسی کیسی حرکتیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور اہل اسلام کو اپنی حفاظت میں رکھیں۔

پانچویں دلیل

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس متواتر نماز کو غلط ثابت کرنے کے لیے قرآن پاک کی تحریف معنوی کی، بخاری مسلم پر جھوٹ بولا، مسند احمد کی حدیث میں تحریف لفظی کی، صحیح ابن خزیمہ کی سند تبدیل کی آخر تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ آخر گوجرانوالہ کے مستری نور حسین میدان میں نکلے آپ نے اپنے رسالہ اثبات رفع یدین ۲۰،۱۹ پر

حضرت وائل کی ایک حدیث لکھی جس میں علیٰ صدرہ کا لفظ لکھا اور صحیح مسلم ۱/۱۷۳، ابن ماجہ ص ۶۴، دارمی ص ۱۰۷، دار قطنی ص ۱۱۸، ابوداؤد ص ۱۹۳، بخاری ص ۱۴۱، مسند احمد ۳/۱۴۷، مشکوٰۃ آٹھ کتابوں کا حوالہ دیا، جبکہ ان میں یہ جملہ کسی ایک میں بھی موجود نہیں ہے، ایک ہی سانس میں حدیث کی آٹھ کتابوں پر جھوٹ بڑے حوصلے کی بات ہے، اگرچہ حدیث پاک میں جھوٹ بولنا منافق کی نشانی قرار دیا گیا ہے، مگر اہل حدیث نے وہ ریکارڈ توڑ ڈالا کیونکہ ہمیں کسی ایسے منافق کا نشان نہیں ملا جس نے ایک ہی سانس میں حدیث کی آٹھ کتابوں پر جھوٹ بول دیا ہو اگر کسی صاحب علم کو ایسا منافق معلوم ہو تو ہمارے علم میں ضرور اضافہ فرمائیں۔

فقہ پر جھوٹ

اب غیر مقلدین جب ہر طرف سے لاجواب ہو گئے تو بے چارے عوام کو گمراہ کرنے کے لیے یوں لکھ مارا۔ ”ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے (ہدایہ ۱/۳۵۰) سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق آئمہ محدثین صحیح ہے (ہدایہ ۱/۳۵۰ شرح وقایہ ص ۹۳) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث مرفوع نہیں ہے (شرح وقایہ ص ۹۳) یہ چاروں حوالے محض جھوٹ ہیں۔ کوئی غیر مقلد ہدایہ اور شرح وقایہ کے متن کی اصلی عبارت پیش کر دے جس کا یہ ترجمہ ہو تو ہم دس ہزار روپے فی حوالہ انعام دیں گے۔ اور آخر میں آپ حیران ہوں گے یہ بھی لکھ دیا گیا کہ ”مرزا مظہر جان جاناں مجددی حنفی سینہ پر باندھنے کی دلیل کو بسبب قوی ہونے کے ترجیح دیتے تھے اور خود سینے پر ہاتھ باندھتے تھے (ہدایہ ۱/۳۵۱“ یہ بھی محض جھوٹ ہے کیا کوئی غیر مقلد ہے جو ہمت کر کے اس عبارت کی اصل عربی ہدایہ کے متن میں دکھا سکے اور دس ہزار روپے مزید انعام لے۔

اور یاد رہے کہ صاحب ہدایہ کا وصال ۵۹۳ ھ میں ہو گیا تھا۔ اور حضرت مظہر جان جاناں ان کے وصال کے ۵۱۸ سال بعد ۱۱۱۱ ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر ان کا قول اور عمل صدیوں پہلے کی کتاب میں کیسے درج ہو گیا، یہ سارے جھوٹ حقیقت الفقہ ص ۱۹۳ پر ہیں۔

نوٹ: فتاویٰ علمائے حدیث (۹۳/۳) پر حضرت وائل کی ایک روایت السنن الکبریٰ کے حوالے سے مذکور ہے، علامہ ابن ترکمانی نے اس پر تحریر فرمایا تھا کہ اس میں محمد بن حجر کے بارے میں امام ذہبیؒ نے فرمایا اس کی احادیث منکر ہیں اور ام عبدالجبار مجہول ہے (الجوہر النقی ۳/۲) علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس سند کا راوی سعید بن عبدالجبار بھی ضعیف ہے۔ (کذافی المیزان والتقریب، آثار السنن ۱/۶۹)

جھوٹ پر جھوٹ

فتاویٰ علمائے حدیث (۹۴/۳) پر ہے کہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اعتراف فرماتے ہیں کہ ہمارے علمائے حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ عبارت عمدۃ القاری میں موجود نہیں ہے پھر ابن امیر الحاج کی شرح منیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہاتھ باندھنے کے سلسلے میں حضرت وائلؓ کی سینے والی حدیث کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، یہ بات بھی شرح منیہ میں نہیں ملی پھر فتاویٰ علمائے حدیث (۹۵/۳) پر شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی شافعیؒ کی کتاب عوارف المعارف سے نقل کیا ہے کہ وانحر کا معنیٰ ہے ہاتھ سینے پر رکھو، عوارف المعارف عربی ص ۳۰۹ پر تحت الصدر اور مترجم اردو ص ۶۲۴ پر ہے کہ سینے کے نیچے رکھو، افسوس ہے کہ جھوٹ اور خیانت میں ان لوگوں نے سب کو مات کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے دین کا محافظ ہے تاہم (فتاویٰ علمائے حدیث ۹۲/۳) پر یہ تسلیم کرلیا کہ "سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث نہ آئمہ اربعہ کو پہنچی نہ ہی صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں اس پر عمل تھا تاہم یہ عمل نہ ہونا تنسیخ کی دلیل نہیں" حیرت ہے کہ باقی نماز تو بچوں تک کو پہنچ جائے مگر یہ نماز کی حدیث آئمہ اربعہ صحابہ اور تابعین کو خواب میں بھی نظر نہ آئے اس سے بڑھ کر شذوذ اور کیا ہوگا۔

(۱) **ذکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدری عن عقبة بن صهبان سمع علیا یقول فی قول اللہ عزوجل**

﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ قال وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرة (التمہید ج۲۰، ص۷۸)

حضرت عقبہ بن صہبانؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(۲) عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یمینه علی شماله تحت السرة.

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۳۹۰ الشافعی استاد بخاری)

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر زیر ناف رکھا۔ اس کی سند نہایت صحیح ہے۔

(آثار السنن ۱/۶۹)

مولوی محمد حنیف فرید کوٹی جھنگوی اس سنت رسول کا مذاق یوں اڑاتے ہیں ''حنفیوں کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ آلہ تناسل پر ہاتھ باندھتے ہیں'' (قول حق ص ۲۱)

قیام حشر کیوں نہ ہو کہ اک کلچڑی گنجی
کرے ہے حضور بلبل بستاں نوا سنجی

(۳) عن علی قال سنة الصلوة وضع الایدی علی الایدی تحت السرر (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۰۱ مسند احمد ۱/۱۱۰)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے۔

(۴) سنت دائمی عمل کو کہتے ہیں غیر مقلد اگر ایک صحیح حدیث پیش کریں جس سے حضورؐ کے سینے پر ہاتھ باندھنے کو کسی خلیفہ راشد نے دائمی عمل یعنی سنت قرار دیا ہو تو ہم

ان کو مبلغ پچاس ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔

(۵) عن انس قال ثلاث من اخلاق النبوة تعجيل الافطار وتاخير السحور ووضع اليد اليمنى على اليسرى فى الصلوة تحت السرة (۳۲/۲ بحوالہ ابن حزم ۱۱۳/۴)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے فرمایا تین باتیں سب نبیوں کے اخلاق میں ہیں جلد افطار کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر زیر ناف رکھنا۔

کیا کوئی غیر مقلد انبیاء علیہم السلام کا دائمی عمل سحر و افطار کی طرح سینے پر ہاتھ باندھنا ثابت کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

(۶) عن ابی ہریرةؓ قال وضع الكف على الكف فى الصلوة تحت السرة. (الجوہر بحوالہ ابن حزم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ہاتھ کو ہاتھ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھا جائے۔

غیر مقلدین میں جرأت ہے تو لاکھ سے زائد صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کا قول پیش کریں کہ ہاتھ سینے پر باندھا کرو۔

(۷) عن ابراهيم النخعى قال يضع يمينه على شماله فى الصلوة تحت السرة. (ابن ابی شیبہ ۳۹۰/۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

قال محمد و به ناخذ (کتاب الآثار)

امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمارا اسی پر عمل ہے۔

(۸) عن ابی مجلز يضع باطن كف يمينه على ظاهر كف

شماله و یجعلهما اسفل من السرة (ابن ابی شیبہ ۱/۳۹۱)

ابو مجلز (۱۰۰ھ) فرماتے ہیں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اوران کو ناف کے نیچے رکھے۔

تمام صحابہ تمام تابعین تمام تبع تابعین میں سے کسی ایک سے بھی سینہ پر ہاتھ باندھنا ثابت نہیں اور قیامت تک کوئی ثابت بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ فتاویٰ علمائے حدیث ۹۳/۳ پر اس کا اعتراف کرلیا ہے کہ صحابہ و تابعین کا اس حدیث پر عمل نہیں تھا۔

(۹۔۱۰) ابن حزم نے حضرت عائشہؓ سے تعلیقاً اور مسند الامام زید میں سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ تین باتیں تمام انبیاء کرام کے اخلاق سے ہیں افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا۔

آئمہ اربعہ

جس طرح قرآن پاک سات قاریوں کی قرأت سے امت کو ملا ہے جو قرأت ان ساتوں قاریوں میں سے کسی سے ثابت نہ ہو وہ شاذ اور مردود ہے قرآن ہرگز نہیں۔ اسی طرح جس روایت پر آئمہ اربعہ میں سے کسی نے بھی عمل نہ کیا ہو، وہ قطعاً اور یقیناً شاذ ہے، سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا آئمہ اربعہ میں سے کسی کا مسلک نہیں (نووی شرح مسلم ۱/۱۷۳) اور امام ترمذی اختلافات کا ذکر کیا کرتے ہیں انہوں نے ترمذی شریف میں کسی کا مسلک سینہ پر ہاتھ باندھنا نہیں بتایا۔ فتاویٰ علمائے حدیث ۳۔۹۳ پر اعتراف کرلیا ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث آئمہ اربعہ کو نہیں پہنچی۔

اجماع

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں۔

اما فی حق النساء فاتفقوا علی ان السنة لهن وضع الیدین علی الصدر. (العنایہ ۳/۱۵۶)

ترجمہ: بہر حال علماء کا اتفاق ہے کہ عورتوں کے حق میں یہ سنت

ہے کہ وہ ہاتھ نماز میں سینہ پر رکھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے سینہ پر ہاتھ باندھنا اجماعی مسئلہ ہے اور اجماع کا مخالف قرآن وحدیث کے موافق دوزخی ہے۔

غیر مقلدین سنت کی دشمنی کے لیے اپنی مساجد میں اشتہار لگاتے ہیں ان میں ایک اشتہار ہے نماز میں سینہ پر ہاتھ اس میں دائیں کونے پر اطیعوا اللہ لکھا ہے اور پھر اللہ کے حکم ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ سے رافضیوں کی تقلید میں نماز عید کے بعد سینہ پر ہاتھ باندھنا لکھا ہے۔

حدیث اول کی سند بھی ضعیف ہے اس کا راوی سماک بن حرب ہے اور حدیث کے ترجمہ میں ہے کہ آپ دونوں طرف سلام پھیرتے اور وہ ہاتھوں کو سینہ پر رکھتے تھے۔ یہ ہاتھوں، خدا جانے کس لفظ کا ترجمہ ہے، پھر ابن خزیمہ والی روایت نقل کی ہے جس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے، پھر طاؤس کی مرسل اور ضعیف سند جس کا راوی سلیمان بن موسیٰ ہے لکھی ہے، یہ نہایت ضعیف حدیث ہے، محمد بن حجر ضعیف، سعید بن عبدالجبار ضعیف اور ام یحییٰ مجہولہ ہیں پھر ابن عباس کا قول جو بالکل جھوٹا ہے نقل کیا ہے کیونکہ راوی روح بن المسیب جھوٹی احادیث بناتا تھا۔

یہ شاذ متروک ضعیف روایات بھی اس کے دعویٰ کی دلیل نہیں، کسی ضعیف حدیث میں بھی سنت یعنی دائمی عمل مذکور نہیں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ کسی ایک صحابی ایک تابعی، ایک تبع تابعی آئمہ اربعہ میں سے کسی امام کا مذہب بھی وہ سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثابت نہیں کر سکا ان شاذ روایات کو سنت کہنا ایسی ہی جہالت ہے جیسے کوئی جاہل ساتوں قرأتوں کے خلاف کسی شاذ اور متروک قرأۃ کا نام دے اور اس متواتر قرآن کے خلاف اشتہار بازی کرے۔ یہ حرکت پادری فانڈر، سوامی دیانند پنڈت رام چندر نے تو کی تھی اب اہل حدیث بھی ان کی تقلید میں اسی حرکت پر اتر آئے ہیں۔

اہل سنت حضرات کو ان کے وساوس سے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے اور سورت والناس پڑھ کر ان پر دم کر دینا چاہیے کہ یا اللہ ان کے وسوسے ان ہی

کے پاس رہیں۔ ہمیں ان وسوسوں سے محفوظ رکھنا۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ بوقت اختلاف خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑنا ہم نے اس مسئلے میں ان احادیث پر عمل کیا جن پر عمل کو خلیفہ راشد حضرت علیؓ نے سنت کہا اور حضورؐ نے فرمایا تھا کہ جو حدیثیں میری سنت کے خلاف ہوں، وہ میری طرف سے نہیں (دار قطنی) اس لیے ہم نے اس روایت پر عمل نہیں کیا جو خلاف سنت ہے۔ ہاں اگر کوئی غیر مقلد سینے پر ہاتھ باندھنے کا سنت ہونا کسی خلیفہ راشد سے ثابت کر دے تو ہم اسے بھی سنت مان لیں گے۔

سنت کا مذاق

یہ فرقہ سنتوں کا دشمن ہے یہ سنت جو تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اس کے بارے میں غیر مقلد عالم فیض عالم صدیقی اپنی کتاب اختلاف امت کا المیہ ۸۷ پر لکھتے ہیں "مردوں کو ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں (کتب فقہ) یہاں ایک لطیفہ یاد آیا ہے کہ خلفائے بنی عباس میں سے ہارون کا ایک نماز میں ازار بند کھل گیا۔ اور اس نے سینے سے ہاتھ نیچے کر کے ازار بند سنبھال لیا، نماز سے فراغت کے بعد مقتدیوں نے حیرانی سے ہارون الرشید کے اس فعل کو دیکھا قاضی ابو یوسف صاحب نے فتویٰ دے دیا کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی صحیح ہے"

بڑے سے بڑے منکر حدیث نے بھی حدیث کا ایسا مذاق نہ اڑایا ہوگا جیسا اس نام نہاد اہل حدیث نے سنت کا مذاق اڑایا ہے، فقہ کا نام آتے ہی یہ لوگ سراپا استہزاء بن جاتے ہیں ذرا فقہ کا تھوڑا سا تقابل دیکھیے۔

فقہ غیر مقلدین	فقہ حنفی
منی پاک ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰، کنز الحقائق ص ۱۶)	۱۔ منی ناپاک ہے۔
حیض کے سوا سب خون پاک ہیں۔ (کنز الحقائق ۱۶)	۲۔ دم مسفوح (خون) ناپاک ہے۔
خنزیر پاک ہے۔ اسی طرح اس کی ہڈی، پٹھے وغیرہ پاک ہیں۔ (کنز الحقائق ص ۱۳)	۳۔ خنزیر ناپاک ہے۔
خمر (شراب) پاک ہے۔ (کنز الحقائق ص ۱۶)	۴۔ خمر (شراب) ناپاک ہے۔
مردار نجس نہیں (عرف الجادی ص ۱۰)	۵۔ مردار نجس ہے۔
کتے کا جھوٹا اور پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔ حق یہی ہے۔ حق یہی ہے۔ (نزل الابرار ص ۴۹۸)	۶۔ کتے کا جھوٹا ناپاک ہے۔

افسوس ہے کہ سنتوں کا انکار اور گندے مسائل کی اشاعت حدیث کے نام پر کی جارہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کے قبول اور عمل و استقامت کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین